ڈاکٹر صدف نقوی

استاد شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کی شعری روایت

Dr. Sadaf Naqvi

Assistant Professor, Department of Urdu, GC Women University, Faisalabad.

Poetic Tradition of Halqa-e-Arbab-e-Zooq, New York

"Halqa-e-Arbab-e-Zoaq, New York" established in the leadership of Johar Mir in 1996. After his death Shoukat Fahmi & Saeed Naqvi reorganized it in 2012. Halqa-e-Arbab-e-Zoaq, New York away from Pakistan is an entity of Urdu language, literature & culture. A number of writers are affiliated with Halqa-e-Arbab-e-Zoaq, New York. Various literary concerts are held under the umbrella of Halqa-e-Arbab-e-Zoaq New York. World Urdu poetry festival held once a year & so far eight annual world Urdu festivals have held in which people from all over the world participate. Numerous writers, novelists, translators, play writer & poets are assosciated with this settlement in the American state of New York away from their homeland.

Key Words: *New York, Urdu, Language, Halqa-e-Arbab-e-Zooq, Literature, Festival, Writers, Poets, Novelists, Homeland.*

حلقہ ارباب ذوق نیویارک، امریکہ کا قیام ۱۹۹۶ء میں ہوا۔ حلقہ ارباب ذوق نیویارک کی بنیاد رکھنے والوں میں نامور شاعر جوہر میر (مرحوم) اور شوکت فہمی تھے۔ پشاور میں پیدا ہونے والے قربان علی عرف جوہر میر ۱۹۸۰ء میں امریکہ آئے اور پھر اسی دھرتی کو ہمیشہ کے لیے اپنا مسکن بنا لیا۔ جوہر میر، نیویارک میں پاکستانیوں کے لیے ایک حجرہ دار تھے۔ اہلِ علم، اہلِ ادب اُن کے اپارٹمنٹ میں اکٹھے ہوتے تھے۔ جوہر میر کے قلم کی کاٹ بہت تیز تھی۔ جوہر میر جمہوریت کے خواہاں تھے اور آمریت کے سخت دشمن تھے۔ جوہر میر حلقہ ارباب ذوق، نیویارک کے بانی اراکین میں سے تھے۔ ۲۰۱۲ء میں حلقہ اربابِ ذوق نیویارک، امریکہ کی تنظیم نو کی گئی۔ شوکت فہمی اس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے تھے۔

حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کے موجودہ جنرل سیکرٹری معروف شاعر سعید نقوی ہیں جب کہ حماد خان جوائنٹ سیکرٹری ہیں۔ حلقہ ارباب ذوق نیویارک پاکستان سے باہر اُردو ادب کی شمع روشن کیے ہوئے ہے۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک ہر سال ایک عالمی اُردو مشاعرے کا انعقاد بھی کرتا ہے۔ سعید نقوی کے الفاظ میں:

> ”ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ میر اور درد کے نقوشِ پا پر چلتے ہوئے ”حلقہ اربابِ ذوق“ بھی ہر سال اپنی خانقاہ میں محفلِ مشاعرہ سجاتا ہے۔ مشاعرہ ایک مجلس ہے جس میں اہل زبان و ادب جمع ہو کر زبان

کی ترویج و اصلاح کرتے ہیں۔ یہاں تحسین سخن شناس اور حسبِ موقع تنقید ہے زبان آلودگیوں کو نہیں پہچانتی بلکہ خوشبو کی مانند تارکین وطن سے لپٹی چلی آتی ہے۔ تارکینِ وطن کے ذوقِ نمو کی خاطر مشاعروں کا انعقاد حلقے کے بنیادی کاموں میں سے ایک ہے۔ یہ اپنی زبان کا جشن ہے، اپنے وارثوں کو اس سرمائے کی منتقلی ہے۔" (۱)

اُردو نے برصغیر پاک وہند میں جنم لیا۔ پروان چڑھی اور پوری دنیا میں جگہ جگہ اُردو بستیاں بس گئیں۔ ایسی ہی ایک بستی حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک والوں نے بسائی ہے۔ وطن سے دور یہ لوگ دیارِ غیر میں اُردو کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں اور بقول نیرؔ جہاں: "اُردو سے محبت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم تو وطن سے نکل آئے مگر وطن ہم سے نہیں نکلا۔ "(۲)

امریکہ میں اُردو بولنے والوں کی تعداد ۳۰ لاکھ کے قریب ہے اور امریکہ میں بولی جانے والی زبانوں میں تیرھویں (۱۳) نمبر پر ہے۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک میں نامور شعرا شامل ہیں جو کہ ملک سے دور اُردو کی تہذیبی اقدار کا پرچار کر رہے ہیں۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک میں امریکہ میں بسنے والے ادیبوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پروفیسر مقصود جعفری، شوکت فہمی، سعید نقوی، کامران ندیم، مُقسط ندیم، وکیل انصاری، رفیع الدین راز، حمیر ارحمٰن، پروفیسر ن۔م دانش، شہلا نقوی، الطاف ترمذی، فوقیہ مشتاق، آفتاب قمر زیدی، ارشد اللہ خاں، منیزہ شاہ، خالد عرفاں، حسن مجتبیٰ، قانع ادا، معراجِ رسول، جرار حسین، شاہد شاہ جہاں، عبدالرحمٰن عبد، جمیل عثمان، اعجاز بھٹی، محمد ادریس، درخشاں تنویر اور کئی دیگر اہلِ قلم شامل ہیں۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کے اہم شعرا میں سعید نقوی اور شوکت فہمی شامل ہیں۔ سعید نقوی نے مختصر وقت میں افسانہ نگاری، ناول نگاری اور شاعری میں نام کمایا ہے۔ اُن کا ایک شعری مجموعہ "دامِ خیال" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ نظم و غزل دونوں کو اپنا وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ ایک بات جو دیارِ غیر میں رہنے والے شعرا میں نظر آتی ہے۔ وہ خوابوں میں لپٹی رومانوی اداسی ہے جو اپنے گھر سے دور آسائشوں میں بھی انسان کو نہیں بھولتی۔ سعید نقوی کا یہ شعر دیکھیے:

کھو گئے راستے پہ منزلیں باقی ہیں ابھی
دیکھیے اب کہاں آوارگی لے جاتی ہے(۳)

شوکت فہمی نے ۸۰ کی دہائی میں امریکہ ہجرت کی۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کے بانیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شوکت فہمی کے دو شعری مجموعے "جانے والے کبھی نہیں آتے" اور "جاگے ہیں خواب میں" منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ بے زمینی کا دکھ اُن کی شاعری میں جھلکتا ہے۔

شوکت فہمی نے غزل کے ساتھ نظم کو وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ ان کے شعری مجموعوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فنی اظہار سے زیادہ شوکت فہمی کو اُن کی فطری اور طبعی سچائی تخلیق شعر پر آمادہ کرتی ہے اور اُن کی شخصیت کی سیماب فطرتی نو بہ حقیقتوں سے گزر کر اظہار کی تمنائی رہتی ہے۔

مُقسط ندیم کا تعلق بہاول پور سے ہے۔ ۱۹۹۲ء سے امریکہ نیویارک میں مقیم ہیں۔ اُردو، انگریزی اور پنجابی میں شاعری کرتے ہیں۔ اُردو میں اُن کے چار شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ "خدا بھی رویا"، "گداز"، "مابعد" اور "لمس"، "ونجلی" پنجابی شاعری کا مجموعہ ہے۔ مُقسط ندیم کی شاعری نظام اطاعت کے خلاف ابتدائے بغاوت کی شاعری ہے۔ مُقسط مروّجہ فکر اور پامال مسلّمات کے بندھنوں سے آزاد ہو کر چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اُس کا زاویۂ نظر ہر جگہ ایک تازگی لاتا ہے۔

ڈاکٹر شہلا نقوی نے داؤد میڈیکل کالج، کراچی سے ایم بی بی ایس کیا۔ شہلا کئی برسوں سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ شہلا نقوی ہمہ جہت فنکار ہیں۔ "نخلِ مریم" اُن کا شعری مجموعہ ہے۔ افسانہ نگاری اور ناول نگاری میں بھی کمال حاصل ہے۔ انھوں نے بین الاقوامی نثر و نظم سے آب دار موتی چن کر اُن کو اُردو میں منتقل کیا ہے۔ اُن کی شاعری میں یاسیت اور ہجر کا بیان بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اُن کی شاعری انسانی اُمید اور ذوقِ حسن سے بھی عبارت ہے۔

وادیٔ دل نے شام ڈھلنے پر
غم کی کالی گھٹا کو اوڑھ لیا(۴)

فرحت زاہد کا تعلق بہاول پور سے ہے۔ کافی عرصہ نیویارک میں قیام رہا اور وہاں حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ اُن کے دو شعری مجموعے "لڑکیاں اُدھوری ہیں" اور "عشق کا اک سلیقہ" ہیں۔ نظم اور غزل دونوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ فرحت زاہد نے ہر ہیئت میں نظم لکھی ہے۔

اُن کی شاعری میں عورت کے مسائل کی عکاسی ملتی ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ عورت کا مسئلہ برابری کا نہیں بلکہ عزت اور توقیر کا ہے۔ گھر یا باہر اگر مرد عورت کو عزت و تکریم دے گا تو پھر معاشرے کے نتائج مختلف ہوں گے۔

رفیع الدین راز عرصۂ دراز سے نیویارک، امریکہ میں مقیم ہیں۔ رفیع الدین راز نے بارہ سال کی عمر سے شاعری کا آغاز کیا۔ اُن کا شعری مجموعہ "اِک کون و مکاں اور" اپنے اندر انفرادیت رکھتا ہے۔ خالدہ ظہور لکھتی ہیں:

"رازؔ صاحب کے ہاں ایک تہذیبی آشوب کی طویل داستان بکھری ہوئی ہے۔ اُن کے شعروں میں آشوب کے دنوں کی کتھا ہے شکست و ریخت کا ذکر ہے۔ رفتگاں کی تلاش ہے۔ وہ یادوں کے آتش دانوں میں بجھے دنوں کے ڈھیر کو کرید کر اس میں سے بیتے وقت کی گھڑیوں کو تلاش کرتے ہیں۔"(۵)

کامران ندیم غمِ روزگار کے سلسلے میں امریکہ گئے اور پھر ۱۵ اگست ۲۰۱۵ء تقریباً ۵۰ برس کی عمر میں سرزمین امریکہ کو اپنی آخری آرام گاہ بنالیا۔ کامران ندیم کی شاعری وسیع تر اجتماعی شعور کا احساس دلاتی ہے۔ اُن کی شاعری میں ہجرِ مسلسل اور رنج والم کی کیفیت کا رنگ نمایاں ہے۔ نظم و نثر دونوں کو وسیلۂ اظہار بنایا۔

پروفیسر مقصود جعفری عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کے بانی شعراء میں سے ہیں۔ مقصود جعفری کی تحریریں اُن کے مشاہدے کی پختگی کا ثبوت ہیں۔ رومانوی آہنگ اُن کی شاعری کی خاصیت ہے۔

حمیرا رحمٰن حلقہ اربابِ ذوق نیویارک کا ایک اہم نام ہے۔ عرصہ دراز سے نیویارک میں مقیم ہیں۔ ان کے اب تک شاعری کے دو مجموعے "اندمال" اور "انتساب" شائع ہو چکے ہیں۔ حساس فطرت کی حامل یہ شاعرہ بین الاقوامی شناخت رکھتی ہیں۔ سعید نقوی لکھتے ہیں:

"حمیرا کی شاعری میں جہاں روایت کی جڑیں ہیں وہیں ان کی غزل تازہ کاری سے سرسبز و شاداب ہے۔"(۶)

الطاف ترمذی حلقہ اربابِ ذوق کے منفرد لہجے کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں مشرق و مغرب کے رنگ بکھرے نظر آتے ہیں۔ عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ لیکن اُن کا دل سرزمین پاکستان کے ہر فرد کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جب وہ سرزمین پاکستان کے باشندوں کو دہشت گردی کی بھینٹ چڑھتے دیکھتے ہیں تو اُن کا دل تڑپ اُٹھتا ہے۔ ایسے میں حکومتی

کارندے ''تم چنیدہ ہو'' اور ''فائز رتبہ شہید ہے یہ'' کی نوید سناتے ہیں لیکن اُن شہید ہونے والوں کے گھر والے کس درد ناک مسائل میں گھرے ہوتے ہیں۔ اُن کا احساس صرف اُن کے گھر والوں کو ہوتا ہے۔

الطاف نے نظم اور غزل دونوں میں طبع آزمائی کی ہے، اسلوب نہایت سادہ اور رواں ہے۔ یہ شعر دیکھیے:

میری آنکھوں میں پانی بھی ضرورت کے تحت ہے
یہ دریا کی روانی بھی ضرورت کے تحت ہے (۷)

فوقیہ مشتاق بھی حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا ایک منفرد حوالہ ہے۔ تانیثی لہجے میں پھول، تتلیوں، گھروندوں کا ذکر کرتے کرتے، آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، ایک اُداسی کی فضا ان کی شاعری کو اپنی تحویل میں لے لیتی ہے۔ فوقیہ دل کی آنکھ سے دنیا کو دیکھتی ہیں۔ زندگی کی کڑی دھوپ میں عافیت کی تلاش کرتی فوقیہ مشتاق دنیا کا بڑی گہری نظر سے مشاہدہ کرتی نظر آتی ہیں۔ کچی عمر کے خواب ٹوٹنے اور رومانوی سوز ان کا توانا حوالہ ہے۔ نظم اور غزل دونوں کو سیلۂ اظہار بناتی ہیں۔

آفتاب قمر زیدی رمزیہ لہجے کا شاعر ہے۔ عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ اُردو کے ساتھ ہندی الفاظ کا استعمال بھی ان کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ اپنے ارد گرد ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ زندگی میں اخلاقی قدروں کے خواہاں ہیں۔ ارشد اللہ خان چھوٹی بحر میں شعر کہتے ہیں۔ حساس دل کے مالک ہیں۔ اپنے ارد گرد ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ جذبوں اور احساسات کو لفظوں کا لباس پہناتے ہیں۔ معاشرتی سچائیوں کو اپنی شاعری کا موضوع بناتے ہیں۔ ان کی شاعری کا لہجہ رواں اور اسلوب سادہ ہے۔ تغزل ان کی تخلیق کی خاص خوبی ہے۔

ارشد معاشرے کی خامیوں کے گہرے نبّاض ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوع عصری حسّیت سے لبریز ہوتے ہیں۔

منیزہ شاہ کی شاعری میں نسائی لہجہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ دو دہائیوں سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ نظم اور غزل دونوں کو وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ منیزہ کی شاعری میں کہیں مشرق کا محبت بھرا لہجہ نظر آتا ہے تو کہیں مغرب کی عورت کا پُر اعتماد رنگ دکھائی دیتا ہے۔ منیزہ آج کی عورت ہے۔ عہدِ حاضر کی شاعرہ ہے۔ اپنے اندر جو محسوس کرتی ہے لکھ دیتی ہے۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا ایک خوب صورت لہجہ خالد عرفان کا ہے۔ کامیاب مزاح نگار ہیں۔ خالد عرفان کے ہاں موضوعات کا تنوّع نظر آتا ہے۔ خالد عرفان کی شاعری کا لہجہ سلجھا ہوا ہے۔ اُن کی شاعری میں زندگی کے مسائل کی بھرپور عکاسی نظر آتی ہے۔ ضمیر جعفری نے کہا تھا کہ مزاحیہ شاعری کا کام ذہنوں کو پالش کرنا ہے۔ سو یہ کام خالد عرفان بخوبی ادا کر رہا ہے اور اُردو کی نئی بستی کو خوشیوں سے ہم کنار کر رہا ہے۔

حسن مجتبٰی حلقہ اربابِ ذوق نیویارک کا ایک اہم شاعر ہے۔ اس کی شاعری کا کینوس خاصا وسیع ہے۔ غزل اور نظم دونوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ حسن مجتبٰی کے ہاں کائنات کے سبھی موضوعات نظر آتے ہیں۔ کہیں وہ گل و بُلبل کی بات کرتا ہے تو کہیں وطن بدری کا دکھ نظر آتا ہے۔ حیات و اُمید، کرب و نشاط، عشق و محبت کی سرمستیاں، غم کی اندوہ ناکیاں اُن کی شاعری کے رنگوں میں اضافہ کرتی ہیں۔

قانع ادا کا تعلق لاہور سے ہے لیکن اب عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ ۲۰۱۳ء اور ۲۰۱۴ء میں حلقہ اربابِ ذوق کی نیویارک جوائنٹ سیکرٹری رہی ہیں۔ اُن کا پہلا مجموعہ ''آنسو'' کے نام سے شائع ہوا۔ قانع نے غزل کو اظہار کا سانچہ بنایا ہے۔ محبت کی لَو، ہمدردی اور صداقت کی آگہی اُن کی تخلیقات میں نمایاں ہے۔ صبیحہ صبا اور واصف حسین حلقہ اربابِ ذوق،

نیویارک میں نئے شامل ہونے والے شعرا میں سے ہیں۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا چراغ کچھ لوگوں نے جلایا اور اب بہت سے لوگ اس کی روشنی لینے کے لیے مستانہ وار آرہے ہیں۔ صبیحہ صبا اور واصف حسین کی حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک میں شمولیت اس بات کی غماز ہے کہ پاکستان سے دور اُردو کی یہ بستی بس چکی ہے۔ صبیحہ کی شاعری میں محبت کے مانوس لہجے کے ساتھ ساتھ تنہائی اور انتظار کی کش مکش بھی دکھائی دیتی ہے:

بھری بہار رتوں میں بھی خار لے آئی
یہ انتظار کی ٹہنی کبھی گلاب تو دے(۸)

واصف حسین لفظوں کو برتنے کا ہنر جانتا ہے۔ واصف کی شاعری سادگی اور بے ساختگی سے عبارت ہے۔ واصف کی شاعری میں تازگیٔ فکر بھی ہے اور موضوعات کا تنوّع بھی۔ جرّار حسین خواب آگیں لہجے کا شاعر ہے۔ محبت کی نظمیں ہو یا عہد حاضر کے جدید انسان کا المیہ، جرار حسین کے لہجے کی روانی اور فکری تازگی اس کی شاعری کو جدّت بخشتے ہیں۔ جرّار حسین کے کچھ اشعار:

زخم دے کر دوا بھی دیتے ہو
دشمنوں کو دعا بھی دیتے ہو
یہ بھی سچ ہے اُداس چہروں کو
پل میں ہنسنا سکھا بھی دیتے ہو(۹)

شاہد شاہ جہاں کی شاعری میں فطرت سے محبت نظر آتی ہے۔ شاعر باطن کی دنیا میں جھانکتا ہے۔ تو اس کا جذبہ اور خیال ہم آہنگ ہو کر شاعری کی صورت میں نکھر آتے ہیں۔ شاہد کی شاعری میں داخلیت نمایاں ہے۔ شاہد زمین سے دور مشرقی تہذیب سے جڑا ہوا ہے۔ اس لیے نئی دنیاؤں کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اندر بھی نظر دوڑاتا ہے۔

صفوت علی صفوت حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا ایک بڑا نام جو اس حقیقت کا ادراک رکھتے تھے کہ موجودہ دور سائنس اور آرٹ کو ساتھ لے کر چلنے کا ہے۔ صفوت علی صفوت نے مثنویاں بھی لکھیں اور غزل کو بھی ذریعہ اظہار بنایا۔ اُن کی مثنوی "مثنویٔ وقت" سائنس کے اصولوں کی روشنی میں وقت کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے۔ "مثنوی رسول" نبی ﷺ کی شان بیان کرتی ہے۔ اُن کا مجموعہ کلام "سوادِ طور" غزلوں اور نظموں پر مشتمل ہے۔ صفوت کی شاعری میں قرآنی آیات سے استفادہ بھی نظر آتا ہے۔

صفوت علی صفوت کی انفرادیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی تمام تصنیفات میں سائنس اور ادب کو یک جا رکھا ہے۔

جمیل عثمان ہمہ جہت تخلیقی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ افسانوں کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ڈرامہ نگار اور خاکہ نگار کی حیثیت سے بھی اپنے آپ کو تسلیم کرواچکے ہیں۔ شاعری کی کتاب "مرے لفظ میری نشید ہیں" شائع ہو چکی ہے۔ نظم اور غزل دونوں میں کمالِ فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ اُن کی شاعری میں جمالیاتی لطف بھی ہے اور عارفانہ بصیرت بھی۔ اعجاز حسین بھٹی صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔ اِن کے اُردو کے دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اُردو کے علاوہ پنجابی زبان کو بھی اظہار کا

وسیلہ بنایا ہے۔ سنجیدہ شاعری کے علاوہ طنز و مزاح کے موضوعات کو بھی شاعری میں برتنے کا ہنر جانتے ہیں۔ تشبیہ و استعارات کے ساتھ ساتھ تلمیحات کے استعمال سے شاعری میں جدّت پیدا کی ہے۔

محمد اویس راجہ چند سالوں سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ اُردو کے ساتھ ساتھ پوٹھوہاری اور پنجابی میں بھی شاعری کرتے ہیں۔ ان کی فکر عمیق اور مشاہدہ وسیع ہے۔ زندگی کے ہر موضوع کو اپنی شاعری میں برتا ہے۔ اُن کی شاعری ارتقاء کی جانب گامزن ہے:

اُڑے تو بادِ مخالف سے اختلاف رہا
چلے تو خود سے بھی ہم کر کے انحراف چلے (۱۰)

درخشاں تنویر نے حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک میں تھوڑے ہی عرصے میں اپنی منفرد پہچان بنائی ہے۔ وہ روشِ عام سے ہٹ کر چلنے کی عادی ہے۔ اس لیے درخشاں کی شاعری میں موضوعات کی ندرت نظر آتی ہے۔ "مانند گلوبند"، "جشنِ بہاراں"، "دامن چاک" جیسی نادر تراکیب کا استعمال نظر آتا ہے۔ نظم و غزل دونوں کو وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔

ناصر گوندل پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔ بڑے باکمال تخلیق کار ہیں۔ بین الاقوامی ادبی منظرنامے پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ بین الاقوامی ادب پاروں کا اُردو میں ترجمہ اس طرح سے کرتے ہیں کہ دوبارہ تخلیق کی خوب صورتی نظر آتی ہے۔ احساسات کی ترجمانی کے لیے زیادہ نظم کو وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ اپنی ذات سے بلند ہو کر بنی نوع انسان کی بات کرتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اِن کی تخلیق کی خاص خوبی ہے:

سیاہ بخت نگر کی یہی کہانی ہے
وہی مکان جلے ہیں جہاں پہ پانی ہے (۱۱)

میمون ایمن عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا ایک منفرد نام ہے۔ ان کی شاعری کے بہت سے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ وہ لفظ کی حرمت سے آگاہ ہیں۔ لفظوں کے استعمال پر خاص قدرت رکھتے ہیں۔ اُن کی شاعری روایت سے ہم آہنگ بھی ہے اور عصرِ حاضر کی جدید دنیا کے موضوعات کا تنوع بھی ہے۔ میمون ایمن باکمال شاعر ہے۔ میمون جدت کا حامی ہے:

کیا کہیں یہ اپنے اپنے ظرف کی سوغات ہے
کوئی ہے قطرے کا پرتو، ذات میں ساگر کوئی (۱۲)

فرح کامران حلقہ اربابِ ذوق نیویارک کے معروف شاعر کامران ندیم کی بیوہ ہیں۔ فرح کے ادبی سفر کا آغاز کامران ندیم کی وفات پر پڑھے گئے مضمون سے ہوا۔ یہ مضمون نہایت پُراثر تھا۔ یہ مضمون بعد میں صفِ اوّل کے جریدے "فنون" میں بھی چھپا۔ فرح شاعری کے ساتھ ساتھ افسانہ نگاری میں بھی منفرد مقام کی حامل ہیں۔ اُن کی شاعری میں روانی، سوز و گداز اور دلی جذبات کا سادگی سے اظہار ہے۔ شاعری اُس کے غم کا وسیلۂ اظہار ہے۔ شاعری نے اُسے جینے کا سلیقہ عطا کیا ہے۔

یونس شرر کا تعلق پاکستان کے شہر کراچی سے ہے۔ وفاقی اُردو کالج کراچی میں اُردو اور صحافت کے صدر شعبہ رہے۔ اب کافی سالوں سے نیویارک میں مقیم ہیں۔ ان کی زندگی کا زیادہ عرصہ سیاسی جدوجہد میں گزرا۔ جبر و انصافی کے سامنے سر جھکانے کی بجائے جلاوطن ہونا قبول کیا۔ اُن کے تین شعری مجموعے ''آنکھیں چراغ دل لہو''، ''صلیب اور سائبان''، ''منظر بانجھ ہوئے'' ہیں۔ انقلابی لہجہ اُن کی خاص پہچان ہے۔ ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔

یونس جہاں ظلم دیکھتے ہیں وہیں آواز بلند کرتے ہیں۔ عصری حسیت اور عہد سفاک کی ستم ظریفی کے نوحے ان کی شاعری میں نظر آتے ہیں۔ احمد مبارک حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کے ادبی منظر نامے کا لازمی جز ہیں۔ سندھ دھرتی سے تعلق ہے۔ اب دو دہائیوں سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ سماجی اور ثقافتی تقریبات کا لازمی جزو ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی ادبی منظر نامے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان کے مشاہدے کا کینوس خاصا وسیع ہے۔ جدید لفظیات اور موضوعات ان کی شاعری کا لازمی جزو ہیں:

دشت کی بے خار وحشت میں
کوئی دیوار تھی نہ در آیا
دیکھ کر لامکاں کی تنہائی
میں تو پھر خاک پر اُتر آیا(۱۳)

سعد ملک کا تعلق ہندوستان سے ہے لیکن ۱۹۷۳ء سے نیویارک میں مقیم ہیں۔ سعد نے کم لکھا ہے لیکن اچھا لکھا ہے۔ لفظوں کی کانٹ چھانٹ اور موقع محل کے مطابق سجانے کا شعور اُن کی شاعری کو ''مرصّع سازی'' میں بدل دیتا ہے:

مل رہے ہیں سب مجھ سے اس قدر مروت سے
آ گیا ہے پھر کوئی موقعِ غمی شاید(۱۴)

پروفیسر ن۔ م۔ دانش حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک کا ایک اہم نام ہے۔ طویل عرصے سے امریکہ میں مقیم ہیں اور حلقے کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چھوٹی بحر میں شعر کہتے ہیں۔ ان کی شاعری میں مطالعے کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ اُن کی شاعری معاصر حقائق کی ترجمان ہے۔ معنی آفرینی اُن کی تخلیقات کا خاص جزو ہے۔ پروین شیر ایک ہمہ جہت فنکار ہے۔ اُن کا تعلق ہندوستان کے شہر عظیم آباد سے ہے۔ موسیقی، مصوری اور ادب تینوں میں اپنی منفرد پہچان برقرار رکھتی ہے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ افسانہ نگاری میں بھی نمایاں مقام کی حامل ہیں۔ عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ ہجرت کا دکھ اُن کی شاعری کا نمایاں موضوع ہے۔

حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک چمکتے ہوئے ستاروں کی کہکشاں ہیں جن میں سے کچھ ستاروں کی روشنی مدہم مدہم اور ٹھنڈک کی لے لیے ہوئے ہے اور کچھ ستارے بھرپور روشنی لیے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے دور اس نئی بستی میں بہت سے نئے لکھنے والے بھی شامل ہو رہے ہیں۔ احمد مبارک، عبدالرحمٰن عبد، مشیر طالب، ناہید ورک، ریحانہ قمر اور کئی دوسرے اپنی تہذیب اور ثقافت سے جڑے ہوئے ہیں۔ اُردو ہماری ماں بولی ہماری پہچان ہے۔ وطن سے دور اُردو کی نئی بستی حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک جسے اب دنیا میں اہم مقام مل چکا ہے جو کہ اب اُردو زبان و ادب کا مستند حوالہ بن چکا ہے اور اس بات کا استعارہ بھی کہ زبان کی کوئی سرحد نہیں ہوتی یہ خوشبو کی مانند تارکینِ وطن کے ساتھ لپٹی چلی جاتی ہے۔ حلقہ اربابِ ذوق، نیویارک تارکینِ وطن کی اسی خوشبو سے عبارت ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سعید نقوی، آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، نیویارک: حلقہ اربابِ ذوق، ۲۰۱۹ء، ص ۸

۲۔ نیئرجہاں، افتتاحی خطبہ، مشمولہ: اُردو کی نئی بستیاں، مرتّبہ: گوپی چند نارنگ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص ۱۲

۳۔ سعید نقوی، شوکت فہمی، نئی بستی ۲، مدیران: سعید نقوی، شوکت فہمی، نیویارک: حلقہ ارباب ذوق، ۲۰۱۲ء، ص ۴۲۱

۴۔ شہلا نقوی، نخل مریم، کراچی: بہ اشتراک اُردو مرکز نیویارک، پاکستان ادب پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، ص ۸۲

۵۔ خالدہ ظہور، دانائے راز، مشمولہ: نئی بستی ۴، مدیرہ: فرح کامران، امریکہ: حلقہ اربابِ ذوق نیویارک، ۲۰۱۹ء، ص ۲۴۰

۶۔ حمیرا رحمٰن، مشمولہ: آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، نیویارک: حلقہ اربابِ ذوق، ۲۰۱۹ء، ص ۲۲

۷۔ الطاف ترمذی، مشمولہ: نئی بستی ۳، مدیران: سعید نقوی، شوکت فہمی، نیویارک: حلقہ اربابِ ذوق، ۲۰۱۴ء، ص ۲۳

۸۔ صبیحہ صبا، مشمولہ: نئی بستی ۴، مدیرہ: فرح کامران، ص ۵۷۴

۹۔ وار حسین، مشمولہ: نئی بستی ۲، ص ۲۶۷

۱۰۔ محمد اویس راجہ، آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، مرتّبہ: سعید نقوی، نیویارک: حلقہ اربابِ ذوق، ۲۰۱۹ء، ص ۴۴

۱۱۔ ناصر گوندل، مشمولہ: آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، مرتّبہ: سعید نقوی، ص ۲۸

۱۲۔ میمون ایمن، مشمولہ: نئی بستی ۴، ص ۵۶۷

۱۳۔ احمد مبارک، مشمولہ: آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، مرتّبہ: سعید نقوی، ص ۳۷

۱۴۔ سعد ملک، مشمولہ: آٹھواں سالانہ عالمی مشاعرہ، مرتّبہ: سعید نقوی، ص ۴۶

References in Roman Script

1. Saeed Naqvi, Athwan Salana Almi Mushaira New York, Halqa Arbab e Zoq, 2019, Page 8.
2. Naier Jahan, Ifttitahi Khtba, Mashmoola, Urdu ki nai Bastian, Mratba Gopic Chand Narang, Lahore, Sang Meel Publications, 2008, Page 12.
3. Saeed Naqvi, Shokat, Fehmi, Nai Basti2, Muderan, Saeed Naqvi, Shokat Fehmi, New Yourk, Halqa Arbab Zuq, 2012, Page 421.
4. Shehla Naqvi, Nakhal Mariam, Karachi, Ba Eshtriak, Urdu Markaz New York, Pakistan, Adab Publications, 2000, Page 82.
5. Khalida Zahoor, Danaey Raz, Mashmoola, Nai Basti4, Mudira Farah Kamran, AmericaHalqa Arbab e Zoq, 201, Page 240.
6. Humaira Rehman, Mashmoola: Athwa Salana Almi Mushaira, New York, Halqa Arbab e Zoq, 2019, Page 22.
7. Altaf Tirmazi, Mashmoola Nai Basti 3, Saeed Naqvi Shokat Fehmi, New York, Halqa Arbab Zoq, 2014, Page 23.
8. Sabiha Saba, Mashmoola Nai Basti 4, Mudera Faraha Kamran, Page 574.
9. War Hussain Mashmoola Nai Basti, Page 267.
10. Muhammad Awais Raja, Athwa Salana Almi Mushaira, Muratba Saeed Naqvi, New York, Halqa Arbaz Zoq, 2019, Page 44.
11. Nasir Gondal, Mashmoola Salana Almi Muhsaira, Muratba, SAeed Naqvi, Page 28.
12. Memon Eimon, Mashmoola Nai Basti, Page 567.
13. Ahmed Mubarak, Mashmoola, Salan Almi Mushaira, Muratba Saeed Naqvi, Page 37.
14. Sad Malik, Mashmoola Athwa Salana Almi Mushaira, Muratba Saeed Naqvi, Page 46.